یزید کا

دردناک انجام

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ حُسَیْن بن احمد کَوَّاز بِساطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی کہ (یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میں خواب میں ابو صالِح مُؤَذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ (چُنانچہ میری دُعا مقبول ہوئی اور) میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پُوچھا: اے ابُو صالِح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔ فرمایا: اے ابُو الحَسَن! اگر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کَثرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک ہو گیا ہوتا۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 . . . سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف . . . الخ، اللطیفۃ الثلاثون، ص ۱۳۶

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مُحَرَّمُ الْحَرام کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے، جس میں کربلا کا واقعہ ہوا، جس میں یزید اور یزیدیوں نے نواسۂ رسول، حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سمیت کم و بیش بہتّر (72) قابلِ اِحْتِرام ہستیوں کے ساتھ نہ صرف اِنتہائی نامُناسِب سُلوک کیا بلکہ اُن میں سے بہت سوں کے خُونِ ناحق سے بھی اپنے ہاتھوں کو رنگین کرکے ظُلم وزِیادَتی کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا کیا کہ جس کی داستان عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کے لئے اِنتہائی اَذِیّت کا باعث ہے۔ یزید پلید، اِبْنِ زِیاد اور جو لوگ بھی ان بدبختوں کے ساتھ اُن مُبارَک ہستیوں کی اِیذا رسانی اور شہادت کے ذِمّے دار تھے، اُن سب کا دُنیا میں بھی عبرتناک اَنْجام ہوا اور آخرت میں بھی اُنہیں ذِلَّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے یزید پلید کی فِتْنہ اَنگیزیوں اور اُس کے دَرْدناک اَنْجام کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید پلید کون تھا؟

یزید وہ بدنصیب شخص ہے، جس کی پیشانی پر اَہْلِ بَیْتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے گُناہ قتل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حقارت (ذِلَّت) کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بَد باطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دِمشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بہت زیادہ بالوں والا، بداَخلاق، بدمِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ جن سے شرعاً نکاح حرام ہے، یزید، ان سے نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو اعلانیہ کروانے والا تھا۔ (خلاصہ از سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱، ملتقطاً)

غَیب دان آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے زمانۂ نُور بار میں وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یزید پلید کے فتنے سے آگاہ فرماتے رہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ یعنی میری سُنَّت کا پہلا بدلنے والا بنواُمَیَّہ کا ایک شخص ہوگا، جس کا نام یزید ہوگا۔ (تاریخ مدینہ، یزید بن صخر...الخ، ۲۵۰/۶۵، رقم: ۸۲۹۲) ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: میری اُمّت میں عَدْل واِنْصاف قائم رہے گا، یہاں تک کہ پہلا رَخْنہ انداز، بنواُمَیَّہ کا ایک شخص ہوگا، جس کا نام یزید ہوگا۔ (1)

یزید پلید کی فتنہ اَنگیزیوں کے بارے میں سرکارِ نامدار، غَیْبوں پر خبردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِنہی پیش گوئیوں کی وجہ سے مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے وصال سے قبل یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ رَأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَان "یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، 60 ہجری کے آغاز اور لڑکوں کی حُکومت سے۔" چُنانچہ آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور 59 ہجری میں (بمقام مدینۂ طَیِّبہ میں) آپ کا اِنْتِقال ہوگیا (اور ٹھیک 60 ہجری میں یزید پلید مَسْنَدِ سَلْطَنت پر نمودار ہوا۔) (2)

یزید پلید کی جفاکاریاں

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یزید پلید کی حضرت سیدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دُشمنی کی وجہ بیان کرتے ہوئے اور شہادتِ امام حُسَیْن کے بعد یزید کی طرف سے مکے اور مدینے شریف کے مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی ظُلم وزِیادَتی کا تذکِرہ

1...فردوس الاخبار، ذکر الفصول من ادوات الالف واللام، باب اللام الف، ۴۲۷/۲، حدیث: ۷۷۰۹

2...عمدۃ القاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، ۲۶۱/۲، رقم: ۱۲۰

www.dawateislami.net

کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے زمانۂ مُبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جان کا دشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔ حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سایہ اٹھنا تھا، یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت و سرکشی اِنْتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکرِ گراں لے کر مدینۂ طِیّبہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ یہ 63ہجری کا واقعہ ہے۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طِیّبہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ!، قتل، غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ کے ہمسایوں پر کیئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کِیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کِیا، لڑکوں کو قید کرلیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجنوں بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔ (الصواعق المحرقہ ،الباب الحادی عشر،الخاتمہ فی

www.dawateislami.net

بیان اعتقاد اھل السنة، ص ۲۲۱ ملخصاً) پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً) پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (مِنْجَنِیْق پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلا دِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبہ کے سینگ بھی تَبَرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدْیہ میں قُربانی کِیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقَدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبْتَلا رہے۔ (خلاصہ سوانح کربلا، ص ۱۷۷ تا ۱۷۹، ملخصًا)

نواسۂ رسول کا خُطبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید جب تک زِندہ رہا، ظُلم وسِتَم کی آندھیاں چلاتا رہا۔ اُس کی پوری زندگی بے رحمی کی افسوسناک داستان ہے، یزید کے ہاتھ مکہ و مدینہ اور شُہدائے کربلا کے مظلوموں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں، اِقْتِدار کی ہَوَس نے اُسے پاگل اور اَفرادی قوّت نے اُسے مَغْرُور بنا ڈالا تھا، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ راکبِ دوشِ مُصْطَفٰے، جگر گوشۂ مُرتضیٰ، دِلْبندِ فاطمہ، سُلْطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہدا، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرشِ مقام، اِمامِ ہُمّام، اِمامِ تِشْنہ کام کے فضائل و کمالات سے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیشِ نظر رکھ کر اُن کی قَدْر و مَنْزِلَت کا اِعْتِراف کرتا، اُن کی اور اُن کے رُفقا کی خدمت کرکے جنّت پالیتا، مگر آہ! اُس نے تو شیطانِ لَعِیْن اور نَفْسِ اَمّارہ کی غُلامی کا طَوْق اپنے گلے میں ڈالے رکھا اور مُسلسل ہَٹ دَھرمی کا مُظاہَرہ کرتا رہا، بالآخر اپنے ناپاک منصوبے کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے اُس ظالِم و جابِر اور فاسِق وفاجِر نے گُلشنِ اَہْلِ بَیْت کو جس بے دَرْدی کے ساتھ اُجاڑا اور پیارے آقا، مکی مدنی

مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نازُک و خُوش نُما پھولوں کو جس بے دردی سے مَسَلا اُس کے تصوُّر سے ہی رُوح کانپ جاتی ہے اور پلکیں بھیگ جاتی ہیں۔

اُن گُستاخوں، بے اَدَبوں اور غدّاروں نے اِس بات کی کوئی پروانہ کی کہ نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اپنی مَحَبَّت اور اُن کی عظمت و فضیلت کو کس قدر تاکید کے ساتھ بیان فرمایا: **ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا**، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو(2) پُھول ہیں۔(1) نیز ارشاد فرمایا: **اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ**، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانِ کربلا، حضرت سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چونکہ بہت زیادہ رَحم دل تھے، لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یزید پلید کے ظالم و جابر ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں دعوتِ فکر دیتے رہے، نیز اپنی اَہَمِّیَّت بتلا کر اُنہیں جنگ و جِدال اور ظُلم و سِتَم سے باز آنے کی مُسلسل نصیحت فرماتے رہے، چُنانچہ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کِیا اور پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِس قدر بلند آواز میں پُکارا کہ جسے تمام لوگوں نے سُنا، چُنانچہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہو چکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخذہ (یعنی سوال) بھی نہ

1... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی...الخ، ۵/۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

www.dawateislami.net

ہو گا۔ہاں ! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو ! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ (پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تومل کر کام کرو اور اپنے جُھوٹے معبُودوں سمیت اپنا کام پکّا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گُنجلک (اُلجھن وپوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہوسکے میرا کرلو اور مجھے مُہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚۖ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمْد وثنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسْبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں۔۔۔؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے۔۔۔؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں۔۔۔؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَداء حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو۔۔۔؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابوسعید، سَہْل بن سَعْد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے۔۔۔؟ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا

www.dawateislami.net

کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)۔ ۔ ۔ ؟ وہ بد بَخْت خاموش رہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تا کہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بد نصیب قَیس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد بد نِہاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں۔ (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہر گز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔ [1]

ظالم کے ذریعے ظالموں کی ہلاکت

افسوس صد کروڑ افسوس! مال و زر اور عُہدوں کی لالچ نے یزیدی لشکر کی آنکھوں پر گمراہی کی پٹّی باندھ دی تھی، وہ بد نصیب لوگ دنیائے ناپائیدار کی فانی مَحبَّت سے سَرشار اور شہرت واِقْتِدار کی ہَوَس (یعنی لالچ) میں گرِفتار تھے، اُن کے دل پتّھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے تھے، ان پر بد بَخْتی اور شیطانیّت غالِب آچکی تھی، لہٰذا اُن پر مظلومِ کربلا، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُخْلِصانہ نصیحتوں اور اِرشادات کا کوئی اَثر نہ ہوا، کیونکہ وہ خُونخوار دَرِندے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خُون کے پیاسے تھے، لہٰذا اِن نصیحتوں کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جنگ کرنے پر بَضِد رہے۔

---

[1] ... الکامل فی التاریخ، سنة احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸۔۴۱۹ ملتقطاو ملخصاً

www.dawateislami.net

ہمارے غَیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چُونکہ واقِعۂ کربلا کا پہلے ہی سے عِلْم تھا اور جانتے تھے کہ میرا کلمہ پڑھنے والے ہی میرے اَہلِ بَیْت کو خاک وخُون میں نہلائیں گے، لہٰذا وِصالِ ظاہری سے قَبْل ہی حضرت سَیِّدُنا علِیُّ الْمُرتَضٰی، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن سے فرمادیا تھا: اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ یعنی جو تم سے صُلح کرے گا، میں اُس کے لئے صلح جُو ہوں اور جو تم سے جنگ کرے گا، میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں۔[(1)]

لہٰذا جس غلیظ اِقْتِدار کی خاطر اُن بدکِردار وبداَطوار یزیدیوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لڑائی مول لیتے ہوئے میدانِ کربلا میں خاندانِ اَہلِ بَیْت پر ظُلم وسِتَم کی آندھیاں چلائیں، وہ اِقْتِدار اُن کے لئے تباہی وبَربادی کا پروانہ ثابت ہوا۔ آیئے! پہلے یزیدی فوج کے بدبَختوں کے مَجْمُوعی اَنجام کے بارے میں سُنتے ہیں اور پھر یزید پلید کے دَرْدناک اَنجام کے بارے میں سُنیں گے۔

یُوں تو دِین کی مَدَد ونُصرت کی سعادت اَہلِ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے، مگر بعض اَوْقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالموں، نافرمانوں اور فاجِروں کو اِقْتِدار عطا کرکے اُن کے ذریعے بھی اپنے دِین کا کام لیتا اور ظالموں کو اُن کے ہاتھوں ہلاک کرواتا ہے جیسا کہ پارہ 8 سورۃُ الْاَنْعام کی آیت نمبر 129 میں ارشادِ رَبّانی ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ (۱۲۹) (پ۸، الانعام: ۱۲۹) ترجَمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مُسَلَّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا۔

حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اِس دِین کا کام فاجر (یعنی گُناہگار) شخص سے بھی کروالیتا ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۶) چُنانچہ شہیدوں کے خُونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ٹھیک چھ (6) سال بعد مُختار ثَقَفی جیسے کَذّاب یعنی جھوٹے اور ظالم شخص کو مُقرَّر فرمایا، جس نے ایک ایک یزیدی

---

1 ۔۔۔ ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل الحسن والحسین ۔۔۔ الخ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۴۵

www.dawateislami.net

کو چُن چُن کر نہایت سَفّاکی اور بے دَرْدی کے ساتھ مَوت کے گھاٹ اُتار دِیا اور کیوں نہ ہو کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے یَحْیٰ بن زَکَرِیَّا (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے (قتل کے) عِوَض سَتّر ہزار (70,000) مارے اور بے شک میں آپ کے نواسے کے (قتل کے) عِوَض اِن سے دُگنے ماروں گا۔[1] لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِن فرامین کا ظُہور ہونا شُروع ہوا اور پھر یکے بعد دِیگرے اِبْنِ زِیاد، اِبْنِ سَعد، شِمَر، قَیس بن اَشْعَث کِنْدی، خَوْلی بن یزید، سِنان بن اَنَس نَخْعِی، عبدُ اللہ بن قَیس، یزید بن مالک اور باقی تمام بدبَخْت جو حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں شریک یا کوشاں تھے، طرح طرح کی اذِیّتیں دے کر قتل کئے گئے اور اُن کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانحِ کربلا، ص ۱۸۳، ملخصاً)

عُبیدُ اللہ بن زِیاد کی ہلاکت

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد، یزید کی طرف سے کُوفہ کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا تھا۔ اسی بدنِہاد کے حکم سے حضرت امام (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اور آپ کے اَہْلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام اِیذائیں پہنچائی گئیں، یہی اِبْنِ زِیاد (مقام) مُوصِل میں تیس ہزار (30,000) فَوج کے ساتھ اُترا۔ (واقعہ کربلا کے ٹھیک 6 سال بعد) مُختار نے ابراہیم بن مالک اَشْتَر کو اِس کے مقابلہ کے لئے ایک فوج کو لے کر بھیجا، مُوصِل سے پندرہ (15) کوس کے فاصلے پر دریائے فُرات کے کَنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صبح سے شام تک خُوب جنگ رہی۔ جب دن ختم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا، اُس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، اِبْنِ زِیاد کو شِکست ہوئی (اور) اُس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دِیا کہ فوجِ مُخالِف میں سے جو ہاتھ آئے ،اُس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چُنانچہ بہت سے ہلاک کئے گئے۔ اِسی ہنگامہ میں اِبْنِ زِیاد بھی فُرات کے

1… مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، استشھد الحسین یوم الجمعۃ یوم عاشواء، ۴/۱۷۳، حدیث: ۴۸۷۵

www.dawateislami.net

کَنارے مُحرَّم کی دسویں تاریخ 67 ہجری میں مارا گیا اور اُس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے (وہ ناپاک سر) مختار کے پاس کُوفہ میں بھجوایا، مُختار نے دارُ الاِمارَت (یعنی دارُالحکومت) کُوفہ کو آراستہ کیا اور اہْلِ کُوفہ کو جمع کر کے اِبْنِ زِیاد کا ناپاک سر اُسی جگہ رکھوایا، جس جگہ اُس مَغْرورِ حکومت و بندۂ دُنیا نے حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مُبارک رکھا تھا۔ مُختار نے اہْلِ کُوفہ کو خِطاب کر کے کہا کہ اے اہْلِ کُوفہ! دیکھ لو کہ حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خُونِ ناحق نے اِبْنِ زِیاد کو نہ چھوڑا، آج اِس نامُراد کا سر اِس ذِلّت ورُسوائی کے ساتھ یہاں رکھا ہوا ہے، چھ (6) سال ہوئے ہیں، وہی تاریخ ہے، وہی جگہ ہے، خُداوَنْدِ عالَم نے اِس مَغْرور، فرعون خِصال کو ایسی ذِلّت ورُسوائی کے ساتھ ہلاک کیا، اِسی کُوفہ اور اِسی دارُ الاَمارَت میں اِس بے دِین کے قتل وہلاک پر جشن مَنایا جارہا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۲)

عِمارہ بن عُمیر سے مروی ہے کہ جب عُبَیْدُ اللہ اِبنِ زِیاد بدنِہاد اور اُس کے ساتھیوں کے (کٹے ہوئے) سر لا کر مسجد کے صحن میں رکھے گئے تو میں بھی اُن کے پاس گیا، لوگ کہنے لگے "آگیا آگیا" (میں نے دیکھا) تو ایک سانپ آیا جو تمام سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا عُبَیْدُ اللہ اِبْنِ زِیاد بدنِہاد کے (سر کے پاس پہنچ کر اُس کے) نتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکلا پھر چلا گیا، حتّٰی کہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا (کچھ ہی دیر بعد) لوگ پھر کہنے لگے "آگیا آگیا" دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ (اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ) (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ ۵/۵۳۱، حدیث: ۳۸۰۵)

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہَداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنَت کے پُرزے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتلِ حضرتِ امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں شریک ہوا ہے، طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کا کَنارہ ہو گا، وہی عاشورہ (یعنی 10 مُحرَّمُ الْحَرام) کا دن، وہی ظالموں

کی قوم ہو گی اور مُختار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکۂ جنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مُشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۴-۱۸۵)

دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلبیت
گھورے پہ بھی نہ گور کو تمہاری جا مِلی کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے
مردُودو! تم کو ذِلّتِ ہر دوسرا ملی رُسوائے خلق ہو گئے برباد ہو گئے
تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی تم نے اُجاڑا زَہرا کا بوستان
دُنیا ملی نہ عیش و طَرب کی ہوا ملی دُنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں
سر کَٹ گئے اَماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی آخر دِکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے
دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دن سزا ملی پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تھا یزیدیوں اور یزید کے دستِ راست اِبْنِ زِیاد بدنِہاد کے بدترین اور ذِلّت ناک اَنْجام کا مَجْمُوعی اور مُخْتَصَر تذکرہ کہ کس طرح مُختار ثَقَفی کے حکم پر اُس کے لشکر نے یزیدی فَوج کے ایک ایک شخص کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا، اب ذرا یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں بھی سُنئے۔

یزید کا اَنْجام

واقعۂ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبتلا ہوا،

www.dawateislami.net

پیٹ کے دَرْد اور آنتوں کے زَخْموں کی ٹِیس (یعنی تکلیف) سے ماہیِ بے آب (یعنی جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے) کی طرح تڑپتا رہتا تھا، حِمص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہو گیا تو اپنے بڑے لڑکے مُعاوِیہ کو بِسْترِ مَرْگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلْطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساخْتہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلّت و حقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دیا کہ جس تاج و تخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے ہرگز قبول نہیں کر سکتا، خُدا اِس منحوس سَلْطَنَت کی وِراثت سے مجھے مَحْرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسۂ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلْفاظ سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنْج و اَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قَطرہ حَلْق سے نیچے اُترنے کے بعد نِشْتَر کی طرح چُبھنے لگتا تھا، عجیب قَہرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پا کر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرْد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے اُس کو سپُردِ خاک کیا گیا۔[1]

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "امام حُسَین کی کرامات" میں یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومیُّ النَّسل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں مَنانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَسْت کر دیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابکار (یعنی نِکَمّا) اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے در پے وار

1 . . . تاریخ کربلا، ص ۳۴۵

کر کے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔ [1] اب ذرا اس کی قَبْر کا حال بھی سُنتے چلئے۔ چُنانچہ

یزید کی قَبْر کا حال

دِمشْق کے پُرانے قَبرِستان بابُ الصَّغِیْر کے کچھ آگے یزید کی قَبْر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے اور اکثر اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، وہاں اب شیشہ، کانچ، (اور) لوہا گَلانے کی بھٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، اُس لوہے اور کانچ کو گَلانے کی آگ والی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قبْر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قبْر پر ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔ (شہادت نواسۂ سید الابرار، ۹۱۸-۹۱۹)

اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے وہ تخت ہے کس قبْر میں وہ تاج کہاں ہے
جو رہا تو نام حُسَین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا نہ ہی شِمر کا وہ سِتَم رہا نہ یزید کی وہ جَفا رہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نبیِ اَکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَہْلِ بَیْتِ اَطہار رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین اَنْجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کَفَن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا نیز اُن کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے۔

نبیِ اَکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے میرے اَہْلِ بَیْت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِترَتِ پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنَّت حرام کر

1...امام حسین کی کرامات، ص ۴۷

www.dawateislami.net

دی گئی۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص بَیْتُ اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اَہْلِ بَیْت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔[2] تابعی بُزُرگ حضرت سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کِیا ہے، اگر وہ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے بخشے بھی جائیں تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں میرا دَخْل ہوتا اور مجھے جنّت اور دوزخ کا اِخْتیار دِیا جاتا تو میں دوزخ اِخْتیار کرتا، اِس خوف کے سبب کہ جنّت میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کس منہ سے جاؤں گا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، الحسن البصری وقتلۃ الحسین، ص ۵۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلْطَنَت بچانے کا جنّ سوار تھا، لہٰذا اِس بدبخت نے اِقْتِدار کے نشے میں بدمَسْت ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کِیا کہ سُن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل رَنْجِیْدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساخْتہ اَشک رواں ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یزیدیوں کے اَنْجامِ بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خَسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقعۂ کربلا میں جتنے اَشْخاص شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے اور جو بدنصیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جاچکا ہے، چُنانچہ

نبیِ اَکْرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، یعنی جو میرے کسی ولی سے دُشمنی کرے، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا

1...برکات آلِ رسول، ص ۲۵۹

2...مُسْتَدْرَک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مبغض اہل البیت یدخل النار...الخ، ۴/۱۲۹-۱۳۰ حدیث: ۴۷۶۶

www.dawateislami.net

ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کو پلید کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اگرچہ یزید پلید اَزْ خُود اِبْنِ زِیاد بد نِہاد کی فوج میں شامل نہ رہا مگر شہیدان و اَسِیرانِ کربلا پر جس قدر بھی ظُلم و جَفا ڈھائے گئے، اُن میں اِبْنِ زِیاد بد نِہاد کو نہ صرف یزید پلید کی بھرپُور رِضا مندی اور اُس کی مکمل تائید و حِمایت حاصِل رہی بلکہ اُسی فاسِق و فاجر شخص کے حکم پر ظالموں کے سردار اِبْنِ زِیاد بد نِہاد اور اُس کے لشکریوں نے اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار کی سرِ عام گُستاخیاں کیں اور تپتی دُھوپ میں میدانِ کربلا کی سر زمین کو جاں نثاروں کے خُون سے رَنگین کِیا، لٰہٰذا یزید جیسے پلید و بد بَخْت کو بے قصور قرار دینا، اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے غَدّاری، مُحِبّانِ اَہْلِ بَیْت کی دل آزاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب اور جہنّم کی حقداری کا سبب ہے۔ اس مُعامَلے میں خُلفائے راشِدین کا طرزِ عمل ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، وہ حضرات اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار بالخُصوص امامِ عالی مَقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عزّت و نامُوس کے سچّے مُحافِظ تھے، یزید پلید سے اُنہیں سخت نَفْرت تھی نیز یہ نُفُوسِ قُدْسِیَہ اُس پلید کو اَمِیْرُ الْمُومنین کہنے والے بد بختوں کو سخت سے سخت سزا دیتے تھے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 590 صَفْحات پر مُشتمل کتاب "**حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز کی 125 حکایات**" کے صَفْحَہ 392 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز قاتلِ حُسَیْن "یزید پلید" کو خلیفہ نہیں تسلیم کرتے تھے، چُنانچہ ایک بار دورانِ گُفتگو کسی نے یزید کو اَمِیْرُ الْمُومنین کہا تو (آپ سخت ناراض ہوئے اور) اُس سے فرمایا: تم یزید کو اَمِیْرُ الْمُومنین کہتے ہو؟ پھر اُسے

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

www.dawateislami.net

بیس(20) کوڑے مارنے کا حکم دِیا۔(تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویہ ابو خالد الاموی، ص۲۰۹)

اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بار گاہ میں جب یزید کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ یزید کو پلید کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں، نیز اُس کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنا دُرُست ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یزید بے شک پلید تھا، اُسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اُسے رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ کہے گا مگر ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے بُغض و کِینہ رکھنے والا ہے جو) کہ اَہْلِ بَیْتِ رسالت کا دُشمن ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۰۳، ملخصاً)

حضرت علّامہ اِبْنِ حَجَر ہیتمی مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا صالح بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: (باباجان!) ایک قوم ہماری جانب یہ بات مَنْسُوب کرتی ہے کہ ہم یزید کے حِمایتی ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **یَابُنَیَّ وَھَلْ یَتَوَلّٰی یَزِیْدَ اَحَدٌ یُؤْمِنُ بِاللہِ** اے میرے بیٹے! کیا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا بھی یزید پلید کا حِمایتی ہو سکتا ہے؟ (الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الخاتمه فی بیان اعتقاد اهل السنة ،ص۲۲۲)

یزید کا بیٹا مُعاویہ جو کہ نیک و صالح تھا، قتلِ امام حُسَیْن کی وجہ سے اپنے باپ یزید غَدّار و مَکّار سے سخت نفرت کرتا تھا، چُنانچہ (اپنے باپ یزید پلید کے بارے میں) کہنے لگا: میرے باپ کو حکومت دی گئی، وہ نالائق تھا، نواسئہ رسول سے لڑا، اُس کی عُمْر کم کردی گئی اور اس کی نَسْل تَباہ کردی گئی، وہ اپنی قَبْر میں گُناہوں کے سبب گِروی رکھ دِیا گیا (یعنی تا قیامت مُبتلائے عذاب ہو گیا)، پھر روتے ہوئے کہنے لگے: ہم پر سب سے زِیادہ گراں اُس کی بُری مَوت اور بُرا ٹھکانہ ہے، اُس بد بَخْت نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَولاد کو قتل کِیا، شراب حلال کی اور کعبے کی بے حُرمتی کی۔((الصواعق المحرقة، الباب الحادی

عشر، الخاتمه فی بیان اعتقاد اهل السنة، ص ۲۲۴)

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یزید پلید فاسِق، فاجِر، مُرتکبِ کبائر (یعنی گناہِ کبیرہ کرنے والا) تھا، مَعاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُس سے اور رَیحانۂ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیّدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کیا نسبت؟ آج کل جو بَعْض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُن کے مُعاملہ میں کیا دَخْل؟ ہمارے وہ (یعنی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بھی شہزادے (ہیں)، وہ (یزید پلید) بھی شہزادے (ہیں) ایسا بکنے والا مَردُود، خارِجی، ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے بُغْض و کینہ رکھنے والا ہے اور) مُسْتَحِقِّ جہنّم ہے۔

(بہار شریعت، ۱/۲۶۱، حصہ اوّل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ کربلا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب تک زمین و آسمان کا وُجود باقی رہے گا، واقعۂ کربلا عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو صَبْر و تَحَمُّل، اِیثار و قربانی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری کا دَرْس و پیغام دیتا رہے گا۔ جفاکار و سِتَم شِعار یزیدیوں نے جس بے مُرُوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہرہ کیا یقیناً تاریخ میں اُس کی مِثال نہیں مل سکتی، باوُجود یہ کہ گھر کا گھر سب لُٹ گیا، کئی بیبیاں بیوہ اور بچّے یتیم ہو گئے، امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھی، ہاشمی جوان، مُسلم بن عقیل و اَولادِ عقیل، فَرزَندانِ علی و شہزادگانِ حَسَنَیْن کَرِیْمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن یزیدی لشکر کے زہریلے تِیر و تلوار اور نیزوں سے چھلنی ہو کر وَقْفے وَقْفے سے نواسۂ رسول کے قدموں پر نِثار ہوتے رہے، یزیدیوں کی بے مُرُوَّتی و بے غیرتی کا عالَم یہ تھا کہ دُودھ پیتا نَنّھا علی اَصْغر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شِدّتِ پیاس سے تڑپتا رہا، بالآخر تِیر کا شِکار ہو کر شہادت سے سرفراز ہوا، اَلْغَرَض گُمراہیّت کے عَلَمبرداروں نے چمنِ زہرا کے ہرے بھرے بوستان کو دِن دھاڑے تَہَس

www.dawateislami.net

نَہس(تباہ وبرباد) کرکے رکھ دِیا، مگر قربان جایئے میدانِ کارزار(میدانِ جنگ) کے بہادر شہسواروں، اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے روشن تاروں اور گُلشنِ فاطمہ کے جگر پاروں کی ہمّت اور صبر و اِسْتِقْلال پر کہ اِس قدر دل سوز مَصائب و آلام میں مُسلسل تین(3) دن بھوک وپیاس سہہ کر بھی صبر و اِسْتِقامت کے ساتھ باطِل کے خِلاف ڈَٹے رہے اور صَبْر کا دامن مَضْبُوطی سے تھامے رکھا، کیونکہ یہ ایک آزمائش تھی اور اللہ والوں کی ہمیشہ سے یہ شان رہی ہے کہ آزمائشوں میں صبر وبرداشت سے کام لیتے ہیں جیسا کہ

عبدُ الملک بن مَروان کے وَقْت میں جب دوبارہ حضرت سَیِّدُنا علی بن حُسین اِمام زَینُ الْعابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَسِیر(یعنی قید) کئے گئے اور لوہے کی بھاری قَید وبَند کا بارِ گراں(بھاری بوجھ) اُن کے تَنِ نازنین پر ڈالا گیا اور پہرہ دار مُتَعَیَّن کر دیئے گئے، امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حالت کو دیکھ کر رو پڑے اور کہا: مجھے تمنّا تھی کہ میں آپ کی جگہ ہوتا کہ آپ پر یہ بارِ مَصائب دل پر گوارا نہیں ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تیرا یہ خیال ہے کہ اس قَید وبند ش سے مجھے کرب وبے چینی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے، یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے۔(المنتظم، سنة اربع وتسعين، ۵۳۰-علی بن الحسین...الخ، ۶/۳۳۰، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ اَسِیران وشہیدانِ کربلا کا یہ صَبْر قابلِ تحسین اور لائقِ تقلید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر ہم پر بھی کوئی ناگہانی مُصیبت آجائے، مثلاً قریبی عزیز وفات پا جائیں یا بچّہ بیمار پڑ جائے، ڈاکہ پڑ جائے یا کوئی حادِثہ پیش آجائے، پولیس گرفتار کرلے یا مُقدَّمہ قائم ہوجائے، رقم یا گاڑی وغیرہ گم یا چوری ہوجائے، سردی و گرمی یا لوڈشیڈنگ و مہنگائی شِدَّت اختیار کرجائے یا نوکری سے نکال دیا جائے، الغَرَض بلاؤں کا ہُجوم ہی کیوں نہ ہوجائے، اُس وَقْت مظلومینِ

www.dawateislami.net

کربلا کے مَصائب و آلام کو یاد کرکے صَبْر و اِسْتِقلال کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبْر صَبْر اور صرف صَبْر سے کام لیجئے کہ مُصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت بے شُمار اِنْعام واِکرام سے سَرفراز فرمائے گا۔

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کے بدن یا اس کی اَوْلاد یا اس کے مال کی طرف کوئی مُصیبت بھیجوں، پھر وہ صَبرِ جمیل کے ساتھ اس کا اِسْتِقْبال کرے، تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیا آئے گی کہ میں اس کے لئے مِیزان قائم کروں یا اس کا نامہ اعمال کھولوں۔ (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الصبر علی موقع والاقارب، الجزء۳، ۲/۱۱۵، حدیث:۶۵۵۸) اَلبتّہ اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا یا بلاوجہِ شرعی کسی پر اِظہار کرکے ناشُکری کے اَلفاظ مُنہ سے نکالنے کی نادانی کرڈالی تو یاد رکھئے! ثواب حاصل ہونا تو کُجا، اُلٹا خسارے کا باعث ہو جائے گا، جیسا کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا، اَجر کو برباد کر دیتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الضاد، ۲/۴۲ حدیث:۳۷۱۷)

حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جسے کوئی مُصیبت پہنچے پھر وہ اس کی وجہ سے اپنے کپڑے پھاڑے یا رُخسار (گال) پیٹے یا گریبان چاک کرے یا بال نوچے تو گویا اس نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کرنے کے لئے نیزہ اُٹھا لیا۔ (کتاب الکبائر، الکبیرۃ التاسعة والاربعون ، فصل فی التعزیة، ص۲۲۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اسیرانِ وشُہدائے کربلا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے صَدْقے مُصیبتوں پر صبر کرنے اور ایسے موقع پر شکوہ و شکایت کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی دنیا اور مال دولت کی مَحبَّت ہی کی وجہ سے سانحہ ہوا، اس ظالم بد اَنجام کو امامِ عالی مقام، سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس بدبخت نے مال ودولت کی ہوس کے نشے میں بدمست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ وبرباد کرڈالی، واقعی دُنیا کی مَحبَّت ہر فِتْنہ وفَساد کا سبب ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے: حُبُّ الدُّنْیا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ، یعنی دُنیا کی مَحبَّت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔ (جامع صغیر، ص۲۲۳، حدیث:۳۶۶۲)

اسی طرح فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے دُنیا کی مَحبَّت کا شربت پِلایا گیا، وہ 3 چیزوں کا مَزہ ضرور چکھے گا (1) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہو گی، (2) ایسی حرص جس سے وہ غَنی نہ ہو گا (3) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کرسکے گا، کیونکہ دُنیا طالبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے، لہٰذا جس نے دُنیا کو طلب کیا، آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مرجائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی، دُنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پُورا رِزْق حاصل کرلے۔" (طبرانی کبیر، عبد اللہ بن مسعود، رقم ۱۰۳۲۸، ج ۱۰، ص ۱۶۲)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے، جتنا کہ مال ودولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔"

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث:۲۳۷۶، ص ۱۸۹۰)

www.dawateislami.net

یاد رہے! جو شخص اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں رہتا ہے، تو وہ دُنیا کی رنگینیوں اوراس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دُنیا کی فانی لذّتوں میں مگن رہنے کے بجائے ہر وقت اپنے ایمان کی سلامتی اور قبر و آخرت کی بہتری کی فکر کرنی چاہئے، یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، اگر اِیمان سلامت رہا تو نجات کی اُمید کی جاسکتی ہے اور اگر **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّ وَجَلَّ گُناہوں کی کثرت و نحوست کے سبب ایمان ہی برباد ہو گیا تو پھر نجات کی کوئی صورت نہ ہوگی۔

تاج وتخت وحکومت مت دے		کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رضا کا دے دے مُژدہ		یا اللہ میری جھولی بھردے

کتاب "سوانحِ کربلا" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کی مزید تفصیل جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب "**سوانحِ کربلا**" کا مُطالَعہ نہایت مُفید ہے۔اس کتاب میں اَہْلِ بَیْت اور خُلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے فضائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ کربلا کے واقعات کے مُختلف پہلوؤں کو کافی تفصیل کے ساتھ ذِکر کیا گیا ہے، نیز امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد یزیدیوں کی طرف سے مکے اور مدینے میں ڈھائی جانے والی فِتْنہ انگیزیوں اور ان کے بدترین اَنْجام کو بھی بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ واَہْلِ بَیْت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کا فَیض پانے اور دیگر نیک کاموں میں اِسْتِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نہایت مُفید ہے، لٰہذا آپ سے مدنی اِلْتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بَھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 سے زائد شُعْبہ جات میں سُنَّتوں کی خِدْمت میں مَصروفِ عمل ہے، اُنہی میں سے ایک شُعْبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء بابُ المدینہ (کراچی) میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی میں کھولی گئی اور اب تک پاکستان کے کئی شہروں کے علاوہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً ہِند، جُنوبی اَفْریقہ، اِنگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں بھی جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور جامعۃُ المدینہ لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِین حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھارہے ہیں، بلکہ دُوسروں کو بھی نورِ عِلْم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ جامعۃ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ ان جامعات المدینہ میں طَلَبہ کو نہ صرف دِینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے بلکہ اُن کی اَخلاقی اور رُوحانی تربِیَت کی طرف بھی بھرپُور توجُّہ دی جاتی ہے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اِن طلبہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے طلبہ کرام سے بَہُت مَحبَّت کرتا ہوں اوران کے صَدْقے سے اپنے لئے دُعائے مَغْفِرت کِیا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃُ المدینہ کے طلبہ نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافِل بھی پڑھتے اور مُتَعَدِّد طلبہ مل کر صلوٰۃُ التَّوبہ، تَہَجُّد، اِشْراق اور چاشت کی نمازوں کا

اِہتِمام بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخِل کرواکر اُن کی اور اپنی دُنیاو آخرت کو بہتر بنائیں۔

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو
اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے یزید پلید اور اس کی ناپاک فوج کی فِتْنہ پَروَری، ظُلم وزیادَتی اور ذِلَّت آمیز اَنْجام کے بارے میں سُنا، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے فتنے فَساد اور ظُلم وزِیادَتی کے بارے میں پہلے ہی واضح طور پر اِرْشاد فرمادیا تھا کہ سب سے پہلے میری سُنَّت بدلنے والا بنو اُمیَّہ کا یزید نامی شخص ہوگا نیز یہ بھی فرمایا کہ میری اُمَّت میں عَدل واِنْصاف قائم رہے گا اور پھر بنو اُمیہ کا یزید نامی ایک شخص آکر اس عدل واِنْصاف میں رَخْنہ اَندازی کرے گا اور پھر یہی ہوا کہ اس بد بَخْت نے عَدل واِنْصاف کی بُنیادیں کھود کر تاریخ کے صفحات پر ظُلم وزِیادَتی کی وہ داستان لکھی کہ جسے پڑھ سُن کر بدن لَرزِیدہ اور آنکھیں اَشکبار ہوجاتی ہیں۔ اس بَدبَخْت کے مَظالِم سے مکے مدینے کے عام باشندوں سے لے کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بلکہ اَہْلِ بَیْتِ اَطہار اور حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک کوئی بھی محفوظ نہ رہا۔ شہادتِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سمیت دس ہزار (10,000) سے زائد اَفراد کو شہید کرنا، سُود، شراب، بَدکاری کو فَروغ دینا، بھائی بہن کے نکاح کو رِواج دینا، **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مدینے شریف کو گھوڑوں کی نَجاست سے آلودہ کرنا، کعبۂ مُعَظَّمہ پر پتھروں کی بارش کرنا اور اس کے مُقدَّس غِلاف کو نذرِ آتش کرنا، یزیدیوں کے گُناہوں کا وہ اَنْبار تھا جس کی وجہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ خدشہ ہوا کہ شاید بَطورِ عذاب ان لوگوں پر آسمان سے پتھر بَرسیں گے۔

بہرحال سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنْجام بُرا ہے، چنانچہ واقعہ کربلا کو زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا کہ یزید کو ایک

www.dawateislami.net

لڑکی نے خنجرِ آبدار کے وار سے قتل کرکے اس کی بے گور و کفن لاش ویرانے میں پھینک دی نیز دیگر یزیدیوں کو بھی مُختار ثَقَفی کے ہاتھوں ذِلّت ناک اَنْجام سے دو چار ہونا پڑا۔ یقیناً یزید اور یزیدیوں کے ان ناپاک کاموں کی وجہ سے تاقیامت دُنیا انہیں بُرے القاب سے یاد کرے گی، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی یزید کو پلید کہنے کی شرعی اِجازت اور اس کے بارے میں اچھے اَلفاظ استعمال کرنے مثلاً اس پلید کو امیرُ المؤمنین کہنے لکھنے یا اس کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لکھنے کی مُمانعت فرمائی نیز یزید پلید کے لئے اچھے الفاظ استعمال کرنے والوں کی مَذمّت بیان کرتے ہوئے انہیں اَہْلِ بَیْت سے دُشمنی رکھنے والوں میں شُمار فرمایا۔ بلکہ خلیفۂ راشد حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو یزید کو اَمِیْرُالْمُومنین کہنے والے ایک شخص کو کوڑے بھی لگوائے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابہ و اَہْلِ بَیْت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کی مَحبّت پر جینا مرنا نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی قافلہ" بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام و اَہْلِ بَیْتِ اَطہار کی مَحبّت و اُلفت کا جام پینے پلانے، شُہَدائے کربلا کی بے مِثْل قُربانیوں کی یادیں تازہ کرنے اور ان کے مدنی پیغام کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام، راہِ خُدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں جابجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ

www.dawateislami.net

بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس شخص کا دل راہِ خُدا میں خوف کی وجہ سے دَھڑکنے لگتا ہے تواللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جہنَّم کو حرام فرما دیتا ہے۔(مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۶۹ ،حدیث: ۲۴۶۰۲) ایک اور مَقام پر اِرشاد فرمایا: جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلُود ہوں، اُنہیں جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔(بخاری، کتاب الجھادوالسیر، باب من اغبرت قدماہ...الخ، ۲/۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱) آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں، چُنانچہ

اِسی ماحول نے اَدنیٰ کو اَعلیٰ کر دیا دیکھو

شاہدرہ (مرکزُالاولیالاہور، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زِیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد دَرَجہ ڈِھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اَوقات رو پڑتے۔ دُعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بِھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام، جس لمحے میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سَعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت و پیار سے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے تیّار کیا، چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین(3) دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین(3) دن کے اندر کیا گھول کر پِلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پِگھلتا تھا، مَوم بن گیا، میرے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نمازی بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور اَمّی جان کے قدم چُومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیّار نہیں تھا

www.dawateislami.net

،وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مُسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے یعنی صَدائے مدینہ لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔(دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔)

قافِلے میں چلو ،مانگو چل کر دُعا ، تم سُدھر جاؤ گے ،کر سفر آؤ گے

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِمامہ شریف کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے عمامہ شریف باندھنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: "عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی ستر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔"[2] "ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

2…فِرْدَوْس الاخبار، ۲/۲۶۵، حدیث: ۳۲۳۳

www.dawateislami.net

فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔"[1]
❀ عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[2] ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[3] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[4] ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[5]
❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[6]

عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ❀ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی مُتَأَثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباع سنت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیّت ہے۔ ❀ طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بہُت مفید ہے۔ ❀ عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ❀ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ❀ عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے۔ ❀ شملہ "سرسام" کے مرض کے خطرات میں کمی لاتا ہے۔ دماغ کے وَرَم (یعنی سُوجن) کے مَرَض کو سرسام کہتے ہیں۔

---

1 . . . جامع صغير لِلسُّيُوطِي، ص ٣٥٣، حديث: ٥٧٢٥
2 . . . كَشْفُ الالْتِباس فِي اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ٣٨
3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶
4 . . . فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹
5 . . . فتاوىٰ هندية، ۵/ ۳۳۰
6 . . . فتاویٰ رضویہ، ٦/ ۲۱۴ ملخصًا

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ''**بہارِ شریعت**'' حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

1۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتَّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡهُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھۡلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدۡر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net